حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ

تحریر: فیض احمد بشیر متعلم مدینہ یونیورسٹی

نام:۔ احمد بن عبدالرحیم بن وجیہ الدین العمری الدھلوی

لقب:۔ آپ کا لقب قطب الدین تھا

مشہور نام:۔آپ کا اصل نام تو احمد اور لقب قطب الدین تھا جبکہ اچھی عادات واطوار اور اخلاق حسنہ کی بنیاد پر آپکو شاہ ولی اللہ کے نام سے پکارا جاتا تھا اب پوری دنیا میں آپ کو شاہ ولی اللہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور آپ اسی نام سے مشہور ومقبول ہیں۔ جبکہ احمد کا کسی شاذ و نادر کو ہی علم ہے۔

تاریخ میلاد:۔آپ بروز بدھ گیارہ سو چودہ ہجری بمطابق سترہ سو چار عیسوی میں اپنے ننھالی قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر علاقہ دھلی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔

خاندانی نسبت وعظمت:۔حضرت شاہ صاحب کا خاندان بہت ہی باعزت اور علمی خاندان تھا۔ آپ کے خاندان میں سید ناصر الدین الشہید بہت بڑے بزرگ اور عظیم انسان گذرے ہیں۔آپ کے دادا محترم الشیخ وجیہ الدین بھی نیک سیرت اور بلند مرتبہ انسان تھے جبکہ آپ کے والد محترم شاہ عبدالرحیم دھلی کے بڑے بڑے علماء ومشائخ کی صف میں شمار ہوتے تھے۔آپ کے والد گرامی علوم دینیہ میں عقلی ونقلی اعتبار سے عالم باعمل کی حیثیت سے معروف ترین ہستی تھے۔ نیز زہد وتقویٰ آپ کا شیوہ بن چکا تھا۔آپ یعنی شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب چلتے چلتے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ سے جاملتا ہے۔اس لئے آپ کو فاروقی اور عمری بھی کہا جاتا ہے۔

ابتدائی تعلیم:۔آپ نے سب سے پہلے تقریباً سات سال کی عمر میں مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور پھر اپنے والد محترم سے باقاعدہ طور پر دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔تقریباً دس سال کی عمر میں آپ نے

فوائدالضیائیہ المعروف شرح جامی کوخود بخود پڑھنا شروع کردیا جبکہ دوسری طرف ادق ترین تفسیر یعنی تفسیر البیضاوی کا ایک مکمل جزء بھی پڑھ لیا اس طرح تقریباً پندرہ برس کی عمر میں آپ نے اپنے والد گرامی شاہ عبدالرحیم سے لغت، اصول تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد، منطق، طب، فلسفہ، ھیئہ اور ریاضی جیسے گراں قدر علوم جو کہ اس وقت مروجہ تھے حاصل کئے اور عمر مبارک کے پندرہویں برس میں ہی شاہ ولی اللہؒ اپنے والد گرامی کے حکم سے مسند تدریس پر فائز ہوئے۔ اور لوگوں کی علمی پیاس بجھانے میں آپ نے اہم ترین کردار ادا کیا۔

مزید تحصیل علم: ۱۱۴۲ یا ۱۱۴۳ ہجری میں شاہ صاحب فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے مکۃ المکرمہ تشریف لے گئے اور بعد از فراغت حج آپ نے مزید تین سال تک مکہ میں ہی قیام فرمایا دوران قیام آپ نے وہاں سے علوم حدیث خصوصی طور پر حاصل کیا مکہ میں آپ کے مشہور استاذ الشیخ علامہ ابوطاہر المدنی تھے۔

تدریسی اور تصنیفی دور: بعد ازاں یعنی جب آپ حج بیت اللہ او زعلوم حدیث کی تکمیل کر کے واپس ہندوستان تشریف لائے تو آپ کے والد گرامی انتقال فرما چکے تھے۔ بدیں وجہ آپ کو مستقل طور پر اپنے والد محترم کے مدرسہ میں تدریسی فرائض سرانجام دینے پڑے اور ساتھ ہی آپ نے تصنیف کتب میں بھی بے مثال کام کیا اور علوم دینیہ پر عقلی اور نقلی اعتبار سے کتابیں تصنیف فرمائیں۔ اسی سلسلہ تعلیم وتعلم میں آپ نے عرصہ چالیس سال گذارا۔

وفات: تقریباً تہائی صدی تک قرآن وسنت کا یہ روشنی سے معمور مینار چمکتا دمکتا رہا اور آخر کار یہ آفتاب علم ۱۱۷۶ ہجری محرم الحرام میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے غروب ہوگیا۔ مجموعی اعتبار سے شاہ صاحب نے تقریباً اکسٹھ سالہ زندگی گزاری۔

مناقب شاہ صاحب

شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کی علمی قابلیت اور اجتماعی مہارت کی بنیاد پر بعض علماء نے انہیں مقام میں حجۃ الاسلام الغزالیؒ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے برابر گردانا ہے آپ عربی اور فارسی لغت میں اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھتے تھے۔ علاوہ ازیں آپ کو مذاہب اربعہ پر ہر اعتبار سے عبور حاصل تھا۔ بلکہ احادیث کی اسناد اور متون آپ کو اس طرح یاد تھے کہ استحضار آپ کا ملکہ بن چکا تھا۔ جبکہ اصول تفسیر میں آپ نے الفوز الکبیر کتاب لکھ کر ثابت کر دیا کہ قرآن مجید کی حقیقتوں سے آپ بے پناہ واقفیت رکھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ شاہ

صاحب ادبی اور سلوکی لحاظ سے بھی کسی میدان میں کم نہ تھے ۔ بلکہ آپ کی تمام کتب خصوصاً حجۃ اللہ البالغۃ اس بات کی شاہد ہے کہ حضرت شاہ صاحب واقعی فلسفی لحاظ سے حجۃ الاسلام الامام غزالیؒ سے مرتبہ میں کم نہ تھے اور قرآن وسنت کے علوم کے اعتبار سے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سے مرتبہ میں کم نہ تھے ۔ بلکہ حجۃ اللہ کی اکثر وبیشتر عبارات اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ شاہ صاحب نے ہندوستان میں قرآن وسنت کو ایک نہایت ہی فلسفیانہ انداز میں پیش فرمایا کہ جسے ہر انسان نے خندہ پیشانی سے قبول کیا۔

تصانیف:۔ آپ نے بے شمار کتب لکھی ہیں جن میں سے مشہور کتب درج ذیل ہیں 1-فتح الرحمان فی ترجمۃ القرآن 2-الزھراوان 3-الفوز الکبیر 4-تاویل الاحادیث 5-فتح الخبیر 6-المصفی شرح الموطا 7-المسوّی شرح المُوطا 8-شرح تراجم الابواب للبخاری 9-النوادر من احادیث سید الاوائل والاواخر 10-اربعین 11-الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین 12-الارشاد الی مھمات الاسناد 13-ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء 14-قرۃ االعین فی تفضیل الشیخین 15-حسن العقیدہ 16-الانصاف 17-عقد الجید فی احکام الاجتھاد والتقلید 18-البدور لبازغۃ 19-المقدمۃ السنّیہ فی انتصار الفرقۃ السنّیۃ 20-الطاف القدس فی لطائف النفس 21-الھمعات 22-الھوامع 23- شفاء القلوب 24-الخیر الکثیر 25-التفھیمات الألھیہ 26-فیوض الحرمین 27-انفاس العارفین اور وہ کتاب کہ جس کی وجہ سے آپکو بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے وہ 28-حجۃ اللہ البالغۃ کے نام سے مشہور ہے۔

ہندوستان میں شاہ صاحب کی مساعی جمیلہ:۔شاہ صاحب کے دور میں ہندوستان میں مسلمانوں پر بہت زوال آچکا تھا یہاں تک کہ سیاسی، دینی، علمی، فنی، ادبی، ثقافتی، تمام لحاظ سے مسلمان بہت ہی پست ہو چکے تھے ۔اور دوسری طرف راجپوتوں، مرہٹوں اور سکھوں نے فتنہ فساد کی صورت میں مسلمانوں کے خلاف اودہم مچا رکھا تھا۔ ان کٹھن ودشوار حالات میں شاہ ولی اللہؒ نے اپنی فہم وفراست سے کام لیتے ہوئے اور مسلمانوں سے اپنی قلبی ہمدردیوں کا اظہار کرتے ہوئے امت مسلمہ کی ہر طریقے سے خیر خواہی کرتے ہوئے سب سے پہلے اس زمانہ کی مروجہ زبان فارسی میں آپ نے ترجمۃ القرآن لکھا اور اس کی اشاعت عام کی پھر حدیث پر کام کیا پھر فقہ کی بھی خدمت کی اور اسی طرح علوم تفسیر سے لوگوں کو قرآن وحدیث کے حقائق سے

آ گاہ کیا۔آہستہ آہستہ پورے ہندوستان بلکہ پوری دنیا کو شاہ صاحب نے قرآن وسنت کے زیور سے آراستہ وپیراستہ کیا شاہ صاحب نے ہندوستان میں ہر کتاب کو لکھتے وقت فلسفی انداز اختیار کیا جس کے نتیجہ میں لوگوں کی علمی پیاس بجھتی رہی ۔ ہندوستان میں امت مسلمہ کی اصلاح کر کے ان میں اتفاق واتحاد پیدا کرنا شاہ صاحب کا ایک بہت ہی عظیم کارنامہ تھا۔جسکی وجہ سے آج بھی پوری دنیا شاہ صاحب کی معترف ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

آخر میں ہم واضح کردینا چاہتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب اور قدیم فلسفیوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے کیونکہ شاہ صاحب نے پوری زندگی اسلامی نقطہ نظر سے فلسفہ کو استعمال کیا اور اسی اسلامی فلسفہ سے دین اسلام کو یعنی قرآن وسنت کو واضح اور روشن کر کے کائنات کے سامنے پیش فرمایا۔

جبکہ قدیم فلسفیوں کا نظریہ اسلام سے کافی دور تھا۔جس کی وجہ سے لوگوں نے ان کی اکثر باتوں اور نظریات کو خلافِ اسلام سمجھتے ہوئے ترک کر دیا۔جبکہ شاہ صاحب کا معاملہ اور انداز ان قدیم فلسفیوں کے بالکل برعکس تھا۔

ماخذ:

۱۔ مقدمہ حجۃ اللہ البالغۃ مترجم از مولانا عبدالرحیم۔

۲۔ الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (عربی) صفحہ ۵ تا ۱۴۔

۳۔ حجۃ اللہ البالغۃ (عربی) صفحہ ۲۱۶۔

دعائے صحت کی اپیل

☆ ناظم مطبخ مولانا محمد یحیٰ صاحب کافی عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔

☆ قاری حبیب اللہ عثمانی (فاضل جامعہ علوم اثریہ) دو ماہ قبل ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے تھے۔ اب وہ روبصحت ہیں اور گھر میں ہی زیر علاج ہیں۔

☆ مقامی جماعت کے بزرگ اور انجمن اہلحدیث جہلم کے سابق صدر عبدالعزیز قریشی صاحب عرصہ دو ماہ سے علیل ہیں۔

قارئین ''حرمین'' واحبابِ جماعت سے گذارش ہے کہ وہ مذکورہ بالا حضرات اور تمام بیماروں کی صحت یابی کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔